UNIVERSITY OF CAMBRIDGE INTERNATIONAL EXAMINATIONS
General Certificate of Education Ordinary Level

SECOND LANGUAGE URDU **3248/02**

Paper 2 Language Usage, Summary and Comprehension

October/November 2005

1 hour 45 minutes

Additional Materials: Answer Booklet/Paper

READ THESE INSTRUCTIONS FIRST

If you have been given an Answer Booklet, follow the instructions on the front cover of the Booklet.
Write your Centre number, candidate number and name on all the work you hand in.
Write in dark blue or black pen on both sides of the paper.
Do not use staples, paper clips, highlighters, glue or correction fluid.

Answer **all** questions.
The number of marks is given in brackets [ ] at the end of each question or part question.
At the end of the examination, fasten all your work securely together.

مندرجہ ذیل ہدایات غور سے پڑھیے۔

اگر آپ کو جواب لکھنے کی کاپی ملے تو اس پر دیے گئے ہدایتوں پر عمل کریں۔

تمام پرچوں پر اپنا نام، سینٹر نمبر اور امیدوار کا نمبر لکھیں۔

صرف نیلے یا کالے رنگ کا قلم استعمال کریں۔

سٹیپل، گوند، ٹپ ایکس، وغیرہ کا استعمال منع ہے۔

لغت (ڈکشنیری) استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

ہر سوال کا جواب دیں۔

اپنے جوابات اردو میں تحریر کریں۔

اس پرچے میں ہر سوال کے مارکس بریکٹ میں دیئے گئے ہیں: [ ]

آپ کا ہر جواب دی گئی حدود کے اندر رہونا چاہیئے۔

اگر آپ ایک سے زیادہ جوابی کاپیوں کا استعمال کریں، تو انہیں مضبوطی سے ایک دوسرے سے نتھی کریں۔

This document consists of **7** printed pages and **1** blank page.

SP (SLM/TL) S86588/6
© UCLES 2005

UNIVERSITY of CAMBRIDGE International Examinations

[Turn over

https://xtremepape.rs/

PART 1: Language Usage
Vocabulary

نیچے دیئے ہوئے الفاظ سے اردو میں مکمل جملے بنائیں۔

1 تین جملے اس طرح بنائیں، جس سے نیچے دیئے ہوئے الفاظ کے معنی واضح ہو جائیں۔

۔ آنکھ چرانا ۔ آنکھ لگنا ۔ آنکھ دکھانا۔ [3]

2 دو جملے اس طرح بنائیں، جس سے نیچے دیئے ہوئے الفاظ کے معنی واضح ہو جائیں۔

۔ بات کاٹنا ۔ بات بنانا ۔ [2]

Sentence transformation

نیچے لکھے ہوئے ہر ایک جملے کو فعلِ ماضی میں تبدیل کیجیے۔

اپنے جواب **Answer Sheet** پر لکھیے۔

مثال: قلی آموں کا ٹوکرا اٹھاتا ہے۔ قلی نے آموں کا ٹوکرا اٹھایا۔

3 جاوید کی بدکلامی پر اکرم اُسے تھپڑ مارتا ہے۔ [1]

4 احمد مجھ سے ہر بار یہی کہتا ہے کہ مجھے اسکا ساتھ دینا چاہیے ۔ [1]

5 حکم داد کو کوئی بھی پسند نہیں کرتا کیونکہ وہ ایک انتہائی گستاخ انسان ہے۔ [1]

6 مرزا صاحب بہت شفیق اور مہربان انسان ہیں، محلے کے لوگ انہیں پسند کرتے ہیں۔ [1]

7 دادا نوید کو پکارتے ہوئے گھر واپس آنے کو کہتے ہیں۔ [1]

© UCLES 2005

https://xtremepape.rs/

Cloze Passage

خالی جگہوں کو پُر کرنے کے لیے کچھ الفاظ عبارت کے نیچے دیئے گئے ہیں۔
سوال نمبر 8 سے 12 تک ہر ایک خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے ان الفاظ میں سے صحیح الفاظ چُن کر **Answer Sheet** میں ترتیب سے لکھیے۔

جس طرح دوستوں کے __8__ کے لیے بڑی احتیاط اور غور وفکر کی ضرورت ہے۔ بالکل اسی طرح انتخاب کُتب بھی ایک __9__ مسئلہ ہے۔ جس طرح ایک نیک اور اچھے چال چلن کا مالک انسان اپنے دوست کو بُرائی سے بچا لیتا ہے اسی طرح اچھی کتابیں دل ودماغ اور عادات واطوار پر اچھا اثر ڈالتی ہیں اور بیہودہ کتابیں طبیعت کو __10__ کی طرف مائل کرتی ہیں۔ مختصراً یہ کہ بُری کتابوں کا __11__ پڑھنے والے کی اخلاقی __12__ کا باعث بنتا ہے۔

معمولی ۔ بلندی ۔ غلط ۔ تباہی ۔ انتخاب ۔ تعلقات ۔ بارے ۔ اہم ۔
ضروری ۔ مطالعہ ۔ فروخت ۔ خریدنا ۔ بُرائی ۔ نیکی ۔ آخرت ۔

[5]

https://xtremepape.rs/

PART 2: Summary

نیچے دی گئی عبارت کو پڑھیے اور جواب کی تکمیل کے لیے اگلے صفحے پر دیئے ہوئے اشاروں کی مدد سے خلاصہ لکھیے۔

جس سرزمین میں انسان پیدا ہوتا ہے، اپنی زندگی کے شب و روز گزارتا ہے، جہاں کسی شخص کے عزیز و اقارب بستے ہیں، جہاں اس کی پسندیدہ اور محبوب چیزیں ہوتی ہیں اور جہاں اس کا دل لگا ہوتا ہے، وہ سرزمین اس کا وطن کہلاتی ہے۔

انسانی محبت کی بیسیوں صورتیں ہیں۔ان میں وطن کی محبت کی جذبہ ہمیشہ سے باوقار سمجھا گیا ہے اس جذبے کے زیرِ اثر انسانوں نے ہزاروں دفعہ اپنی جان پر کھیل کر وطن کو دشمنوں سے بچایا ہے۔ جو لوگ وطن کی محبت سے عاری ہوتے ہیں یا وطن سے غداری کرتے ہیں۔ انہیں کبھی اچھے لفظوں میں یاد نہیں کیا گیا بلکہ دلوں میں ان کے خلاف ہمیشہ نفرت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ اِس کے برعکس جو لوگ وطن کی خاطر قربانیاں دیتے ہیں، ان کی یادگاریں تعمیر کی جاتی ہیں اور ان کا نام زندہ رکھنے کے لیے ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے تاکہ یہ مقدس جذبہ ہر کسی کی نظر میں قابلِ احترام سمجھا جائے۔ اسی جذبے کے زیرِ اثر زندہ قوموں کے افراد اپنے وطن کی چیزوں کو دوسرے ملک کی چیزوں کے مقابلے میں ترجیح دیتے ہیں اور انہیں اپنے وطن کی ہر چیز سے عقیدت اور محبت ہوتی ہے۔

حُب اُلوطنی کا جذبہ اگر غلط رنگ اختیار کر جائے تو خطرناک بھی ثابت ہوتا ہے۔ جب انسان مختلف وطنوں کی صورت میں تقسیم ہو جاتے ہیں تو ایک ملک کے باشندے دوسرے ملکوں کے باشندوں پر برتری حاصل کرنے کے لیے ہر جائز اور ناجائز ذریعہ اختیار کرتے ہیں اور دوسروں کو نیچا دکھانے کے لیے ہر طریقہ استعمال کرتے ہیں،اس وقت ان میں انسان دوستی کا جذبہ مفقود ہو جاتا ہے اور بعض اوقات وہ درندوں سے بھی بدتر حرکات پر اُتر آتا ہے۔

ہر مسلمان کے لیے اپنے وطن سے محبت کرنا ضروری ہے لیکن اسے بُت بنا کر اس کی پوجا نہیں کرنی چاہیے۔ مغربی طرز کی حُب الوطنی اختیار کرنے سے اِسلامی بھائی چارے کی جڑیں کٹ جاتی ہیں اور مخلوق خدا و اقوام میں بٹ کر تباہ ہو جاتی ہے۔ اس جذبے کی شدّت طاقتور قوموں کو کمزور قوموں کے مٹانے پر اُکساتی ہے اور دنیا بدامنی کا میدان بن جاتی ہے۔ یہ جذبہ اعتدال پر رہے تو انسانیت کو جنم دیتا ہے۔

https://xtremepape.rs/

اس عبارت کا خلاصہ لکھیے۔ اپنے جواب میں مندرجہ ذیل تمام باتیں ضرور شامل کیجیے۔

13 **(i)** ارضِ وطن

(ii) حُب اُلوطنی

(iii) قومی برتری

(iv) مسلمان کا نقطۂ نظر

(v) مغربی نظریہ

[10]

https://xtremepape.rs/

PART 3: Comprehension

Passage A

درج ذیل عبارت کو پڑھیے پھر بعد میں دیئے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے ۔

انسانی فطرت کا خاصہ ہے کہ وہ اپنے ہم جنسوں سے مل کر رہتا ہے۔ خداوند تعالیٰ نے انسان کو دنیا میں اِسی لیے اپنا خلیفہ مقررّ فرمایا کہ وہ احساسِ محبت رکھتا ہے۔ یہ احساس ہی ہے جو انسان کو اعلیٰ اخلاق سکھاتا ہے جن میں سب سے اہم وصف ''خدمتِ خلق'' ہے۔ جس دل میں دوسروں کی محبت کا جذبہ نہیں وہ دل نہیں بلکہ پتھر کا ٹکڑا ہے۔ دنیا میں جتنے بھی انبیاء آئے ہیں اِن سب نے خدمتِ خلق کی تعلیم دی ہے۔ تمام مذاہب کی الہامی کتابوں سے انسان کو یہی تعلیم ملتی ہے کہ آپس میں ہمدردی کرو اور خدمتِ خلق کو اپنا معمول بناؤ۔ اسی چیز کا نام انسانیت ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ ہر انسان ذاتی منفعت کے لیے دوڑ دھوپ کرتا رہتا ہے۔ اپنے اور بال بچوں کے آرام و آسائش کے لیے مشکل سے مشکل کام کرنے پر بھی آمادہ ہو جاتا ہے لیکن سب سے بہتر انسان وہ ہے جو ذاتی منفعت کو بالائے طاق رکھ کر دوسروں کو فائدہ پہنچائے اور ملک وقوم کی بہتری اور بھلائی کے لیے اپنی زندگی وقف کر دے۔ بزرگانِ دین اور اولیائے کرام کا بھی یہی شیوہ تھا کہ شب و روز مخلوقِ خدا کی فلاح و بہبود کے لیے کوشاں رہتے تھے۔ ایک دوسرے سے ہمدردی کرنا، اپنا ہو یا غیر ہر ایک کے دُکھ درد میں شریک ہونا سب سے بڑا انسانی فرض ہے۔ خدا نخواستہ اگر یہ خوبی کسی میں نہ ہو تو وہ انسان نہیں بلکہ حیوان کہلاتا ہے۔ درحقیقت انسان کی پیدائش کی غرض و غایت بھی یہی ہے۔ بقولِ شاعر۔

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کیلیے کچھ کم نہ تھے کرّ و بیاں

خدمتِ خلق کا جذبہ اگر ہر انسان کے دل میں پیدا ہو جائے تو دنیا بہشت بن جائے۔ خدمتِ خلق بہترین عبادت ہے۔ خدا ان لوگوں کو بہت عزیز رکھتا ہے جن کے دلوں میں یہ مبارک جذبہ پایا جاتا ہے۔

اب مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے ۔

14 اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنا خلیفہ کیوں بنایا؟ [2]

15 مصنف کے خیال میں انسانی عروج و کمال کی کِن خوبیوں کا ذکر کیا گیا ہے؟ [3]

16 ملک وقوم کی بہتری اور فلاح کے لیے کیا مشورہ دیا گیا ہے؟ [4]

17 خدمتِ خلق کا جزبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کس قدر مقبول ہے؟ [4]

18 دیے گئے شعر کی تشریح کریں [2]

© UCLES 2005

https://xtremepape.rs/

Passage B

درج ذیل عبارت کو پڑھیے پھر نیچے دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

شاہراہِ قراقرم (یعنی کے کے ایچ) ایک ناممکن سی حقیقت ہے اور اسے بنانا ایک ٹیڑھا مسئلہ تھا۔ یہاں سڑک نہیں بن سکتی تھی اور نہ ہی بنانی چاہیے تھی لیکن بنا دی گئی اور پھر اسے رواں رکھنے کے لیے ہمہ وقت کوششیں جاری رہتی ہیں۔ انسان بھی کس قدر ڈھیٹ مٹی کا بنا ہوا ہے کہ ایک بار کسی چیز کو کرنے کی ٹھان لے تو پوری طرح اس پر ڈٹ جاتا ہے اور ایک اڑیل بھینسے کی طرح پیشانی جوڑ کر زور لگاتا رہتا ہے۔ یہ سب دیکھنا ہو تو ''کے کے ایچ'' دیکھ لیجئے۔ یہاں پہاڑوں اور پانی کے مابین غضبناک کشمکش دکھائی دیتی ہے لیکن انسان نے کمزور ہونے کے باوجود فطرت کے پنجوں میں پنجے ڈال کر اسے زیر کرنے کی کوشش کی ہے۔

تھاکوٹ سے خنجراب تک چٹانوں پہاڑوں اور مٹی کی سینکڑوں اقسام ہیں، کہیں یہ لوہے کی طرح سخت اور کہیں ریت کی طرح بھُربھری، کہیں بڑے بڑے پتھر ہیں اور کہیں کیچڑ۔ اس کے باوجود انسان نے اپنی سُوجھ بُوجھ اور محنت سے ان مشکلات پر قابو پا کر یہ سڑک بنا دی ہے جس کی مرمت مستقل جاری رہتی ہے۔ روایت ہے کہ ایک زمانے میں غیر ملکی ماہرین کو اس علاقے میں بلایا گیا اور کہا گیا کہ وہ سروے مکمل کر کے اپنی تعمیراتی فرموں کی جانب سے تخمینہ بھجوا دیں کہ وہ اس سڑک کی تعمیر کتنے برس میں کریں گے اور کتنی لاگت آئے گی۔ ایک جرمن انجینئر اِدھر آئے ایک جیپ میں ذرا خجل خوار ہوئے، چند روز بھوکے رہے، کچھ پتھر کھائے، ایک بار مرتے مرتے بچے اور پھر اپنی کمپنی کو تار بھجوایا کہ ''یہ سڑک پاکستانیوں کو ہی بنانے دیں۔'' کہنے کا مطلب یہ تھا کہ یہ بن نہیں سکتی اس لیے یہ خود ہی کوشش کر دیکھیں۔

چین کی مدد سے پاکستانی فوج نے آخر کار یہ سڑک کھود نکالی۔ آج بھی اگر آپ راول پنڈی سے روانہ ہوں تو ضروری نہیں کہ سیدھے گلگت پہنچ جائیں۔ ہوسکتا ہے کہ راستے میں ہی زلزلہ یا لینڈ سلائیڈ ہوا ہو اور آپ ٹھنڈے ٹھنڈے واپس آ جائیں یا پھر راستہ صاف ہونے کے لیے بل ڈوزر کے انتظار میں سڑک پر ہی رات ڈیرے ڈالنے پڑیں۔

اب مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

19 مصنف نے کیوں لکھا کہ شاہراہِ قراقرم ''ایک ناممکن سی حقیقت ہے'' ؟ [2]

20 'کے کے ایچ' کو بنانے میں کون کون سی مشکلات درپیش تھیں؟ [3]

21 جرمن انجنیئر نے اپنی کمپنی کو کیا مشورہ دیا اور کیوں؟ [2]

22 غیر ملکی ماہرین کو کیا ہدایت دی گئی تھی؟ [2]

23 گلگت تک پہنچنے میں مسافروں کو کون سی رکاوٹیں پیش ہوسکتی ہیں؟ [3]

24 عبارت کو پڑھ کر انسان کی کون سی خصوصیات نمایاں ہیں؟ [3]

https://xtremepape.rs/

BLANK PAGE

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

University of Cambridge International Examinations is part of the University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is itself a department of the University of Cambridge.

https://xtremepape.rs/